قسط : ۵

استقامت کے لوازمات

محمد شریف بلغاری

☆ **منصب کا فتنہ:** جاہ و منصب کے بھی فتنہ ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ **واصبر نفسک مع الذین یدعون ربهم بالغدوٰة والعشی یریدون وجهه ولا تعد عیناک عنهم ترید زینة الحیوٰة الدنیا ولا تطع من أغفلنا قلبه عن ذکرنا واتبع هواه وکان امره فرطا** ۞ ﴾ [الکهف ۲۸] ''اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کی خواہش رکھتے ہیں اور تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جانے لگیں، دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے ہمارے ذکر سے غافل کر دیا ہے، اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے، اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔''

ان دونوں فتنوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں (ما ذئبان جائعان أرسلا فی غنم بأفسد لها من حرص المرء علی المال والشرف لدینه) ''مویشیوں کے ریوڑ میں چھوڑے ہوئے دو بھوکے بھیڑیے نقصان پہنچانے کے لیے اتنے خطرناک نہیں، جتنا کہ آدمی کے دین کے لئے مال اور چودھراہٹ کی لالچ ضرر رساں ہے'' [مسند احمد ۳/ ٤٦٠، صحیح الجامع ٥٤٩٦]

☆ **بیوی کا فتنہ:** بیوی کے فتنے سے ہوشیار رہنے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ **یایها الذین امنوا ان من أزواجکم وأولادکم عدوا لکم فاحذروهم** ﴾ [التغابن ١٤] ''اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہوتے ہیں ان سے ہوشیار رہنا''۔

☆ **اولاد کا فتنہ:** اوپر کی آیت میں بعض اولاد کو بھی فتنہ بلکہ دشمن قرار دیا گیا ہے، اولاد کے فتنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (الولد مجبنة، مبخلة، محزنة) ''بچہ والدین کو بزدل، بخیل اور غمگین کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے''۔ [مسند ابی یعلیٰ : ۲/ ۳۰۵، صحیح الجامع ۷۰۳۷]

☆ **ظلم وبربریت کا فتنہ** : ظلم وطغیان کے فتنے کے متعلق ایک بے نظیر مثال قرآن کریم کی ان آیات میں ہے ﴿ قتل أصحاب الأخدود ۞ النار ذات الوقود ۞ اذ هم عليها قعود ۞ وهم على ما يفعلون بالمؤمنين شهود ۞ وما نقموا منهم الا أن يؤمنوا بالله العزيز الحميد ۞ الذى له ملك السموات والأرض والله على كل شئ شهيد ۞﴾ [البروج ٤-٩] ''خندقوں والے ہلاک کئے گئے، وہ ایک آگ تھی ایندھن والی، یہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے تھے اور مؤمنوں کے ساتھ جو کچھ کر رہے تھے اپنے سامنے دیکھ رہے تھے، یہ لوگ ان مسلمانوں کے کسی اور گناہ کا بدلہ نہیں لے رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ غالب اور لائق حمد کی ذات پر ایمان لائے تھے، جس کے لئے آسمان وزمین کی ملکیت ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے خوب واقف ہے''۔

حضرت خباب ﷜ سے روایت ہے: (شكونا الى رسول الله ﷺ وهو متوسد بردة فى ظل الكعبة، فقال عليه الصلاة والسلام :(لقد كان من قبلكم يؤخذ الرجل فيحفر له فى الأرض فيجعل فيها فيجاء بالمنشار فيوضع على رأسه فيجعل نصفين و يمشط بأمشاط الحديد من دون لحمه وعظمه فما يصده ذلك عن دينه) ''ہم نے رسول اللہ ﷺ سے کفار کی شکایت کی، اس وقت آپ ﷺ خانہ کعبہ کے سائے میں چادر کو تکیہ بنا کر لیٹے ہوئے تھے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: ''تم سے پچھلی امتوں میں مردِ مؤمن کو لایا جاتا، زمین کھود کر اس میں گاڑ دیا جاتا، پھر آری سر پر رکھ کر دو حصوں میں چیر دیا جاتا، ہڈی اور گوشت کے درمیان لوہے کی کنگھی ڈال کر گوشت کو نوچ لیا جاتا، مگر یہ سزائیں بھی ان لوگوں کو دین سے نہیں روکتی تھیں''۔[بخاری مع الفتح ۳۱۵/۱۲]

☆ **دجال کا فتنہ** : دنیاوی زندگی کا سب سے بڑا فتنہ دجال کا فتنہ ہے۔جیسا کہ حدیث میں آیا ہے (يا أيها الناس انها لم تكن فتنة على وجه الأرض منذ ذرأ الله آدم أعظم من فتنة الدجال يا عبادالله! أيها الناس فاثبتوا فانى سأصفه لكم صفة لم يصفها اياه قبلى نبى) ''اے لوگو! جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے، روئے زمین پر دجال کے فتنے سے بڑا فتنہ اور کوئی نہیں۔ اللہ کے بندو! اے لوگو! ثابت قدم رہو، میں اس دجال کے حلیہ اور اس کی صفت اس طرح واضح بیان کروں گا کہ مجھ سے پہلے کسی نبی نے ایسا بیان نہیں کیا ہوگا''۔[ابن ماجه ۱۳۵۹/۲ صحيح الجامع ۷۷۵۲]

فتنوں کے وقت دلوں کی ثابت قدمی اور ڈگمگا جانے کے متعلق اللہ کے پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں:{ تعرض الفتن على القلوب كالحصير عودا عودا ،فأى قلب أشربها نكت فيه نكتة سوداء، وأى قلب أنكرها نكت فيه نكتة بيضاء، حتى تصير على قلبين:على أبيض مثل الصفا، فلا تضره فتنة ما دامت السمٰوات والأرض، والآخر أسود مربادا كالكوز مجخيا لايعرف معروفا ، ولا ينكر منكرا الا ما أشرب من هواه } ''دلوں پر آزمائش اور فتنے ایسے پیش آئیں گے جیسے چٹائی ہے، جو ایک ایک تنکوں سے جڑی ہے، جو دل اس فتنے میں مبتلا ہوا اس میں ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے، اور جس دل نے ان فتنوں میں پڑنے سے انکار کیا (یعنی فتنوں میں ثابت قدم رہا) اس میں ایک سفید نکتہ پڑ جاتا ہے، یہاں تک کہ دلوں کی کیفیت دو طرح کی ہو جاتی ہے، ایک جو بہت ہی صاف وسفید ہوتا ہے، اس دل کو جب تک آسمان وزمین باقی ہے کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکتا، اور دوسری قسم کا دل سخت سیاہ، اوندھے کئے ہوئے گلاس کی طرح ہو جاتا ہے، یہ دل نہ کسی اچھائی کو پہچانتا (پسند کرتا) ہے اور نہ کسی منکر سے باز رہتا ہے، اور جو خواہشات دل میں بس جاتی ہیں انہی کے لہر میں بہ جاتا ہے''۔[مسلم ۱۲۸/۱، احمد ۳۸۶/۵]

۲۔ **جہاد میں ثابت قدمی:** جہاد میں ثابت قدم رہنے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:﴿يأيها الذين آمنوا اذا لقيتم فئة فاثبتوا...... ﴾''اے ایمان والو! جب بھی تم کسی مخالف فوج سے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو''۔[الانفال/۴۵]

میدان جنگ میں دشمن سے بھاگنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے، اسی لئے جنگ خندق میں اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ اپنی پیٹھ پر مٹی اٹھاتے ہوئے صحابہ کرام ؓ کے ساتھ ہمنوا ہو کر بار بار ارشاد فرماتے:(وثبت الأقدام ان لاقينا) ''اگر دشمن سے میدان جنگ میں آمنا سامنا ہو تو ہمارے قدموں کو ثابت قدمی بخش''۔[بخاری مع الفتح ۱۹۹]

۳۔ **منہج پر ثابت قدمی:** کتاب وسنت کے منہج پر ثابت قدم رہنے والوں کی تعریف فرماتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد ہے﴿ من المؤمنين رجال صدقوا ماعاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا ۝﴾''مومنوں میں سے ایسے جوانمرد بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو سچا کر دکھایا، بعض نے تو اپنا عہد وپیمان پورا کر دیا ہے اور بعض موقع کے منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی''۔[الاحزاب/۲۳]

کتاب وسنت کے منہج اور دین کے اصول ومبادی کو یہ مومن اپنی جانوں سے بھی عزیز سمجھتے ہیں، اور منہج پر مر مٹنے

کے لئے تیار رہتے ہیں، تنازل اور پیچھے ہٹنے کا نام بھی نہیں لیتے۔

۴۔ **موت کے وقت ثابت قدمی:** فاسق وفاجر اور کافر کو موت کی شدت کے وقت کلمہ شہادت کے اقرار سے محروم ہونا پڑتا ہے، وہ کلمہ شہادت کو زبان سے ادا کر ہی نہیں سکتے، برے خاتمے کی علامت یہی ہوتی ہے کہ آدمی کو موت کے وقت کہا جائے کہ (لاالـــہ الا اللّٰہ) پڑھو تو اپنے سر کو دائیں بائیں ہلا کر پڑھنے سے انکار کر دیتا ہے۔ اور کوئی تو موت کے وقت کہتا ہے: ''یہ ٹکڑا اچھا ہے، اور یہ سستا سودا ہے۔'' اور کوئی شطرنج کے ٹکڑوں (گٹیوں) کا ذکر کرتے ہوئے مرتا ہے۔ اور کوئی گانوں کے مختلف سر اور دھن گنگناتے ہوئے اور معشوق کا ذکر کرتے ہوئے مرتا ہے۔ اور یہ تمام کیفیات اس لئے طاری ہوتی ہیں کہ یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل رہے۔ انہی چیزوں میں مگن رہنے کی وجہ سے موت کے وقت بھی انہی چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے بدنصیبوں کو موت آجاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے چہرے اکثر سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کے بدن سے بدبو آجاتی ہے، اور بعض کا روح نکلتے وقت قبلے سے منہ پھر جاتا ہے۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

لیکن سنت نبوی پر عمل کرنے والے لوگوں کو موت کے وقت ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے، اور شہادتین کا اقرار کرتے ہوئے روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ موت کے وقت ان کے چہرے چمک اٹھتے ہیں، خوشبوؤں کی مہک آجاتی ہے، اور روح نکلتے وقت فرحت ومسرت کے آثار چہروں پر نمایاں ہو جاتے ہیں۔ جن کو موت کے وقت ثابت قدمی نصیب ہوئی ہے، ان میں سے ایک کی مثال لکھ دیتے ہیں۔ پڑھیے، عبرت لیجئے، اور اپنے ایمان کو تازہ کیجیے !!

''ابوزرعۃ الرازیؒ ائمہ اہل حدیث میں سے ایک امام گزرا ہے۔ جن کے متعلق ان کا کاتب ابوجعفر محمد بن علیؒ کہتے ہیں: علاقہ رے کے ''مـــاشھـران'' نامی گاؤں میں ہم جب پہنچے، اس وقت ابوزرعہ کے آخری سانس باقی تھے، آپ کے پاس ائمہ حدیثؒ میں سے امام ابوحاتمؒ، ابن وارہؒ اور ابن المنذر بن شاذانؒ وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے آپس میں ''حدیث تلقین'' کا ذکر کیا یعنی (لقنوا موتاکم لااله الا الله) ''اپنے مرنے والوں کو "لااله الا الله" کی تلقین کیا کرو''۔ امام ابوزرعہ کی علمی جلالت کے پیش نظر انہیں تلقین کرنے سے حیا کھاتے ہوئے ایک دوسرے کو حدیث تلقین سنانے لگے۔

ابن وارہؒ نے کہا: حدثنا ابوعاصم، حدثنا عبدالحمید بن جعفر عن صالح ابن أبی .... کہنے لگا...... پھر رک گیا۔...... ابوحاتمؒ نے کہا: حدثنا بندار، حدثنا ابوعاصم، عن عبدالحمید بن جعفر، عن صالح...... پھر خاموش ہوئے اور باقی لوگ بھی خاموش رہے...... امام ابوزرعہؒ نے موت کی کشمکش میں آنکھیں کھول کر کہا (حدثنا بندار حدثنا ابوعاصم، حدثنا عبدالحمید، عن صالح ابن أبی عریب عن کثیر

بن مرۃ عن معاذ بن جبل ﷺ قال قال رسول اللہ ﷺ (من کان آخر کلامہ لاالہ الا اللہ دخل الجنۃ) ''ہمیں بندار نے بیان کیا، اس نے کہا ہمیں ابو عاصم نے بتایا، اس نے کہا ہمیں عبدالحمید نے صالح ابن ابی عریب سے بیان کیا، انہوں نے کثیر ابن مرۃ سے انہوں نے حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''جس کا آخری کلام لاالہ الا اللہ ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا''۔ پھر ابوزرعہ رحمہ اللہ کی روح نکل گئی۔[سیر اعلام النبلاء ۱۳/۷۵۔ ۷۶]

ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ ألا تخافوا ولا تحزنوا وأبشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ۞﴾ ''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے، ان کے پاس یہ کہتے ہوئے فرشتے آتے ہیں کہ آپ کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کیجیے، بلکہ اس جنت کی بشارت سن لیجیے جس کا آپ سے وعدہ کیا جاتا تھا''۔[فصلت/۳۰]

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں سے کردے۔ اللہ ہمیں دین اور ہدایت پر ثابت قدمی نصیب فرما۔ (آمین)

۞۞۞۞۞۞۞۞

عربی زبان کی خصوصیت

دو شخص عربی زبان کے بارے میں جھگڑنے لگے۔

ایک نے کہا: اس میں خواہ مخواہ نقطے اور حرکات ہیں، جو غلطی کا سبب بنتے ہیں۔

دوسرے نے کہا: یہ تو عربی زبان کی عین خصوصیت ہے۔

پہلے نے کہا: کاش! ہماری زبان ان نام نہاد خصوصیات سے خالی ہوتی تو ہم بہت سی صعوبتوں سے محفوظ رہتے۔

دوسرا بولا: ٹھیک ہے، پھر تو آپ اس جملے کو پڑھیے:

''عرک عرک فاحس فعلک فعلک بھدا بھدا''

اسے دیکھ کر اعتراض کرنے والے کی سٹی گم ہوگئی، اور کوئی جواب بن نہ پڑا۔

محترم قاری! نقطوں اور حرکات کے ساتھ اسے دوبارہ پڑھتے ہوئے اس خصوصیت کی قدر کیجیے:

''غَرَّکَ عِزُّکَ فَاخْشَ فَاحِشَ فِعْلِکَ فَعَلَّکَ بِھٰذَا تَھْدَأُ''